سوال

ارکان اسلام

جواب

اسلام کے ستونوں کی تفصیل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسلام کے ستون کتنے ہیں اور وہ کون کون سے ہے۔ کچھ لوگ صحیح بخاری حدیث نمبر ۸ بیان کرتے ہیں : « حدثنا عبید اللہ بن موسی، قال أخبرنا حنظلة بن أبی سفیان، عن عکرمة بن خالد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " بنی الإسلام علی خمس شهادة أن لا إله إلا اللہ وأن محمدا رسول اللہ، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، والحج، وصوم رمضان ". » ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے یہ حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں اس کی بابت حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی۔ انھوں نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ لیکن اس حدیث میں ستون کا ذکر کہی بھی نہیں کیا گیا لیکن کچھ لوگ اس بات پر باضد ہے کہ ان کو ستون کا لفظ حدیث سے دکھایا جائے۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! جی ہاں اسلام کے یہی پانچ ستون ہیں، اب یہاں لفظ بنی سے ان ارکان کو ایک بلڈنگ سے تشبیہ دی گئی ہے اور عمارت دیواروں یا ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے، لہذا ترجمہ میں ستون یا دیواریں کہنا ہمارے سمجھنے کے لئے ہے۔ آپ اس کو ستون کی بجائے کوئی اور نام بھی دے سکتے ہیں۔ تمام محدثین نے اس حدیث پر جو ابواب قائم کئے ہیں وہ ارکان الاسلام کے نام سے ہی قائم کئے ہیں۔ یہ پانچ ارکان بظاہر پانچ شکلی چیزوں کے نام ہیں۔ یعنی کلمۂ ایمان کے الفاظ کو دہرانا۔ صلاۃ کے ڈھانچہ کو قائم کرنا، زکوٰۃ کی مقررہ رقم نکالنا، حج کے مراسم کو ادا کرنا، رمضان کے صوم کا اہتمام کرنا۔ مگر اس کا مطلب شکل برائے شکل نہیں بلکہ شکل برائے اسپرٹ ہے۔ یعنی ان شکلی احکام کی ایک حقیقت ہے اور ان کی وہی ادائیگی معتبر ہے جس میں اس کی حقیقت پائی جائے۔ کسی شخص کا بلاوجہ ضد کرنا لایعنی امر ہے اور دن کی روشنی کا انکار کرنے کے مترادف ہے، ایسے لوگوں کی ضد سے اہل علم کی اصطلاحات پر کوئی فرق نہیں پڑتا، اللہ تعالی ہدایت عطا فرمائے۔ ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب محدث فتوی فتوی کمیٹی